بچے کا نام اشہر رکھنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا بچے کا نام "اشہر" رکھ سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

"اشہر" ہاء کے زبر کے ساتھ، اسم تفضیل کا صیغہ ہے، جس کا معنیٰ ہے: زیادہ مشہور و معروف۔ "یہ نام رکھنا جائز و درست ہے۔

تاہم! بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں کیونکہ حدیث پاک میں نام محمد رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، پھر پکارنے کے لئے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام یا صحابہ کرام علیہم الرضوان یا اولیا و صالحین کے ناموں میں سے کسی کے نام پر نام رکھا جائے، کہ حدیث پاک میں نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، اور اس سے امید ہے کہ نیک لوگوں کی برکتیں بچے کو نصیب ہوں گی۔

شرح مشکوۃ للطیبی میں ہے "ارجیٰ من اسماء التفضیل التی بنیت للمفعول، نحو قولک: فلان اشہر من فلان" فان قیاس افعل ان لا یبنی للمفعول، وقد بنیت ھذہ لہ" ترجمہ: "ارجیٰ" ان اسمائے تفضیل میں سے ہے جو بنی للمفعول ہیں جیسے تیرا کہنا: "فلان اشہر من فلان" (فلاں آدمی فلاں سے زیادہ مشہور ہے) کہ افعل (صیغہ تفضیل) کا قیاس یہ ہے کہ وہ مبنی للمفعول نہ ہو، جبکہ اسے مبنی للمفعول بنایا گیا ہے۔ (شرح مشکوۃ للطیبی، جلد4، صفحہ2244، مطبوعہ: مکہ مکرمہ)

کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، جلد16، صفحہ422، حدیث: 45223، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے"قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن"

ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ688، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ691، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخيار كم" ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث: 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہ تَعالٰی عَلَیہ لکھتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامِلِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4191

تاریخ اجراء: 03 ربیع الاول 1447ھ/28 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net